بڑی راتوں کے اجتماع ذکر و نعت کی مدنی بہاریں

حصہ 3

سنگر کی توبہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

دُرُود شریف کی فضیلت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار** قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی کتاب ''گھریلو علاج'' میں حدیثِ پاک نقل فرماتے ہیں کہ مدینے کے سلطان، رحمت عالمیان، سرورِ ذیشان، محبوبِ رحمٰن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنت نشان ہے: جو مجھ پر ایک دن میں **ایک ہزار بار درودِ پاک** پڑھے گا وہ اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک جنت میں اپنا مقام نہ دیکھ لے۔

(الترغیب والترہیب، ۲/۳۲۸، حدیث: ۲۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی محمَّد

﴿1﴾ سِنگر کی توبہ

شاہدرہ (مرکز الاولیاء لاہور) کے علاقے جاوید پارک میں مقیم اسلامی بھائی اپنی توبہ کے احوال کچھ یوں تحریر کرتے ہیں کہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی بہاریں میسر آنے سے پہلے میں گناہوں کے سمندر میں غوطہ زن تھا۔ دین سے دوری کے باعث نماز اور دیگر احکامِ شرعیہ کی پابندی سے عاری تھا۔ بڑوں

سے بدتمیزی کرنا، ان کا مذاق اڑانا حتی کہ والدین کی حکم عدولی کر کے انہیں ستانا، صرف اپنی من مانی کرنا میرا معمول تھا۔ فلمیں ڈرامے دیکھنے کی عادتِ بد کی وجہ سے مجھ میں شہوت پرستی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ مجھے گانے باجے سننے کا جنون کی حد تک شوق تھا جس کی وجہ سے میں نہ صرف گانے گانے لگا بلکہ چند ایک گانے بھی لکھ ڈالے۔ ایک وقت وہ بھی آیا کہ رشتہ داروں سمیت علاقے بھر کے شادی بیاہ کے فنکشنوں میں جا کر گانے گایا کرتا اور خوب داد وصول کرتا نیز فلمیں ڈرامے دیکھ دیکھ کر میں اداکاروں کی طرح ایکٹنگ بھی کیا کرتا تھا الغرض دنیائے ناپائیدار کے حصول کی خاطر میں نامور گلوکار بننے کے خواب آنکھوں میں سجا بیٹھا۔ اب ہر وقت یہ حسرت رہنے لگی کہ کاش میرے پاس دنیوی دَھن دولت ہوتا تو میں اپنا البم نکال لیتا۔ علاوہ ازیں میرے بڑے بھائیوں نے اگرچہ غفلت کے باعث قرآن شریف نہیں پڑھا تھا مگر مجھے قرآن شریف پڑھنے کا شوق دلایا ان کی ترغیب پر میں نے استاد صاحب کے پاس ایک بار تو قرآن شریف پڑھ لیا لیکن گناہوں کے سفر پر چل نکلنے کے باعث دوبارہ ایک بار بھی قرآن شریف نہ پڑھ سکا۔ الغرض میرے نہار (دن) نافرمانیوں میں خوار اور میری لیل (راتیں) گناہوں کی میل سے آلودہ تھیں۔ بالآخر میرے ایّام نیکیوں کے جام سے یوں شاد کام ہوئے کہ مجھے دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول مِل گیا۔ اس کا سبب کچھ یوں بنا

کہ ربیع الاول شریف کا مہینا تشریف لے آیا، چار سو مرحبا یا مصطفیٰ مرحبا یا مصطفیٰ کے دلکش ترانے کانوں میں رس گھولنے لگے۔ اسی دوران ہمارے محلے کی مسجد کے امام صاحب جو کہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ تھے۔ انہوں نے ایک روز ملاقات کے دوران انفرادی کوشش کرتے ہوئے مجھے عید میلاد النبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سلسلے میں دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے اجتماعِ میلاد کی دعوت پیش کی، میں امام صاحب کو انکار نہ کر سکا اور ہامی بھر لی۔ مقررہ دن امام صاحب مجھے اپنے ساتھ ہی اجتماع میں لے گئے، جب اجتماع گاہ پہنچے تو یہاں ہر طرف ایک نورانی حِصار، چار سو سبز سبز عماموں کی بہار، جھنڈے اور برقی قمقموں کی جگمگاتی قطار، دُرُود و سلام کی پکار نے میرا دل و دماغ نکھار دیا۔ نعت خوانی کے بعد مُبلّغِ دعوتِ اسلامی نے سنّتوں بھرا بیان فرمایا، بیان کے الفاظ تاثیر کا تیر بن کر میرے دل میں پیوست ہو گئے جس کے باعث دل میں ہلچل سی مچ گئی اور پہلی بار مجھے زندگی کا مقصد نظر آیا۔ رقت انگیز دعا نے سونے پر سُہاگے کا کام کیا، خوفِ خُدا اور شرم و حیا کے مارے آنکھوں کے راستے آنسوؤں کا سیلاب امنڈ آیا۔ دل پر لگا گناہوں کا میل دُھلتا ہوا محسوس ہونے لگا۔ میں نے وہیں بیٹھے بیٹھے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کے حضور رو رو کر گناہوں سے معافی مانگی۔ اگلی صبح فجر کی نماز باجماعت ادا کی اور دن میں امام صاحب اور اپنے ایک دوست کے ساتھ

جلوسِ میلاد میں شریک ہوگیا۔ یہاں کا تو رنگ ہی نرالا تھا خوشبوؤں سے معطر و معنبر فضا، ہر طرف سرکار کی آمد مرحبا، دلدار کی آمد مرحبا کی پُرکیف صدا گونج رہی تھی۔ دعوتِ اسلامی کے تحت نکالے گئے عاشقانِ مصطفٰی کے جلوس کا تو کیا کہنا، منظّم و باوقار طریقے سے جھوم جھوم کر سبز سبز پرچم لہراتے اسلامی بھائی اپنے پیارے نبی، مکی مدنی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادت کی خوشی میں پھولے نہیں سماتے تھے۔ اس اجتماعِ ذکر و نعت اور جلوسِ میلاد کی برکت سے میں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں آنے جانے لگا، رفتہ رفتہ سنّتیں اپنانے لگا۔ کچھ ہی عرصے میں چہرے پر سنت کے مطابق داڑھی سجالی، سر پر سبز عمامہ سجایا اور ساتھ ہی سنّتوں بھرا سفید مدنی لباس زیب تن کرلیا۔ ان ہی امام صاحب کی انفرادی کوشش سے میں نے تین دن کے مدنی قافلے میں بھی سفر کی سعادت حاصل کی، مدنی قافلے میں اسلامی بھائیوں کی محبتوں نے بہت متاثر کیا۔ یہاں فرائض و واجبات کے ساتھ ساتھ کافی اہم ترین مسائل سیکھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس قافلے کی برکت سے میرے اندر علمِ دین حاصل کرنے کا مزید جذبہ پیدا ہوا اسی جذبے کی تکمیل کے لئے یکم اپریل 2011ء کو دعوتِ اسلامی کے مدنی مرکز فیضانِ مدینہ مریدکے میں ہونے والے 63 روزہ تربیتی کورس میں داخلہ لے لیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کورس کے بعد میرا اندازِ زندگی بالکل بدل گیا۔ گانوں کی جگہ نعتیں وردِ

زباں رہتی ہیں۔ جہاں پہلے مجھے فلمی ایکٹروں اور سنگروں سے پیار تھا اب علماء و اولیائے کرام کا دلدادہ ہوں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ قضائے عمری بھی ادا کر رہا ہوں۔ میری والدہ بھی نماز روزے کی پابند ہوگئی ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿2﴾ خیر خواہ اسلامی بھائی

گوجرانوالہ (پنجاب، پاکستان) کے علاقے نوشہرہ سانسی کے مقیم اسلامی بھائی نے اپنے مدنی ماحول سے منسلک ہونے کے احوال کچھ اس طرح رقم کیے جن کا خلاصہ ہے کہ اسکول سے میٹرک کرنے کے بعد میں نے کالج میں داخلہ لے لیا۔ یہاں کے آزاد ماحول میں گرفتار ہو کر اپنی زندگی کے مقصد کو بھلا کر عیش کوشیوں میں مگن ہو گیا۔ میرا ہر ہر سانس مجھے موت سے قریب کیے جا رہا تھا مگر میری غفلت کا کوئی ٹھکانہ ہی نہ تھا۔ آخر کار اس خوابِ غفلت سے بیدار ہونے کا سبب بن گیا ہوا کچھ یوں کہ ایک دن ہمارے علاقے کے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ سبز عمامے والے ایک اسلامی بھائی سے میری ملاقات ہو گئی۔ سلام دُعا کے بعد انہوں نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے شبِ براءت ۱۵ شعبان المعظم ۱۴۳۰ھ کے سلسلے میں دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے اجتماعِ ذکر و نعت میں شرکت کی دعوت دی۔ ان کے حسنِ کردار اور میٹھی

گفتار کے سامنے میں انکار نہ کر سکا۔ میں نے اجتماعِ ذکر و نعت میں شرکت کی ہامی بھر لی۔ جب شبِ براءت آئی تو شیطان نے مجھے اس مقدس رات کی برکتوں سے محروم کرنے کی خاطر مختلف حیلے بہانوں کے ذریعے غفلت و سستی میں مبتلا کر دیا چنانچہ میں نے نمازِ عشاء اپنے محلے کی مسجد میں ادا کی اور اس کے بعد مسجد کے صحن میں ایک کونے میں جا کر لیٹ گیا محض سستی کی بنا پر میرا دل اجتماع میں جانے پر آمادہ نہیں تھا، اسی وقت بجلی بھی چلی گئی اب مسجد میں اندھیرا ہو گیا اس سے مجھے اپنے ارادے میں کامیابی حاصل ہونے کی امید پکی ہو گئی لیکن میرے رب کو میری ہدایت منظور تھی۔ ابھی کچھ دیر ہی گزری تھی کہ میں نے دیکھا ایک شخص موبائل کی لائٹ جلائے اِدھر اُدھر کچھ دیکھ رہا ہے جیسے کسی کو تلاش کر رہا ہو اتنے میں اس روشنی کا رُخ میری طرف ہو گیا اور وہ شخص میری جانب بڑھنے لگا جونہی میرے قریب آیا میں نے غور سے دیکھا تو یہ وہی اسلامی بھائی تھے جنہوں نے مجھے شبِ براءت کے اجتماع کی دعوت دی تھی۔ میرے دل میں خیال آیا کہ اس اسلامی بھائی کو میری اصلاح کی کس قدر کُڑھن ہے، اندھیرے میں بھی مجھے ڈھونڈ رہے ہیں تاکہ اپنے ساتھ اجتماع میں لے جائیں ورنہ آج کے اس نفسا نفسی کے دور میں کس کو پرواہ ہے کہ کسی کے پیچھے بھاگتا پھرے، یہ تو میرے خیر خواہ ہیں میں یہی سوچ رہا تھا کہ انہوں نے فرمایا: آج اتنی مقدس رات ہے کہ

جس میں بندوں کے متعلق اہم فیصلے کیے جاتے ہیں، کیا خبر ہمارے مقدر میں کیا لکھا جائے گا اس حال میں اگر ہم رَبِّ کریم کے اطاعت والے کاموں میں مصروف ہوں گے تو اللہ تعالیٰ رحم وکرم فرمادے گا اور دعوتِ اسلامی کا یہ اجتماع عبادت کا ایک بہترین ذریعہ ہے جہاں پُرسوز نعتیں، سنتوں بھرے بیان کے ساتھ ذکر اور رقت انگیز دعا میں ربِّ کریم سے سابقہ گناہوں کی معافی اور آئندہ کے اعمال ناموں میں خیر و بھلائی والے امور کی التجائیں ہوں گی۔ ان کی اخلاص سے تربتر گفتگو سے میرا دل نرم ہوگیا، میں ہاتھوں ہاتھ ان کے ساتھ اجتماع میں شرکت کے لئے چل پڑا۔ جب اجتماع میں پہنچے تو وہاں میں نے ہر طرف سبز سبز عماموں کی بہاریں اور نظم وضبط کی عکاسی کرتی اسلامی بھائیوں کی قطاریں دیکھی تو دل کو بڑا سرور حاصل ہوا۔ پُرسوز مناجات کے بعد سنتوں بھرا بیان سنا، مبلغِ دعوتِ اسلامی کا رُلا دینے والا بیان سن کر میرے اندر احساسِ ندامت اجاگر ہوگیا، جب رقت انگیز دعا ہوئی تو خوفِ خدا کے باعث میرے رونگٹے کھڑے ہوگئے، میں نے صدقِ دل سے توبہ کی اور اجتماع کے اِختتام پر میں نے وہاں لگائے گئے بستے سے سبز سبز عمامہ شریف خرید کر سر پر بندھوالیا اور پکا ارادہ کرلیا کہ اب گناہوں کے میل سے خود کو بچائے رکھوں گا۔ اس کے بعد میں دعوتِ اسلامی کے مشکبار مدنی ماحول میں آنے جانے لگا اور رفتہ رفتہ اس کے رنگ میں رنگتا چلا گیا۔ اکتوبر 2009ء میں دعوتِ

اسلامی کے تحت مدینۃ الاولیاء ملتان میں ہونے والے بین الاقوامی سنّتوں بھرے اجتماع کی ہر طرف تیاریوں کی دھومیں مچ گئیں چنانچہ میں نے بھی اجتماع میں شرکت کی نیت کرلی لیکن غالباً حالات کے پیشِ نظر اجتماع تو نہ ہوسکا اور مدنی مرکز کی طرف سے اسلامی بھائیوں کو حکم ملا کہ ان تین دنوں میں مدنی قافلے کے مسافر بن کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچائیں چونکہ میں بھی اجتماع میں شرکت کا پکا ارادہ کر چکا تھا اس لئے مدنی مرکز کے حکم پر لبّیک کہتے ہوئے عاشقانِ رسول کے ہمراہ مدنی قافلے کا مسافر بن گیا۔ مدنی قافلے میں عاشقانِ رسول کی صحبت میں جو علمِ دین حاصل کیا خصوصاً نماز، وضو وغسل کے فرائض وسنن وغیرہ اس سے مجھے ایسا لگ رہا تھا کہ پچھلی تمام زندگی میں جتنی دنیاوی تعلیم حاصل کی وہ سب کی سب ان تین دنوں میں حاصل ہونے والے علم دین کے مقابل کم ہے۔ پھر مدَنی قافلے کے آخری روز ہمارے ڈویژن مشاورت کے نگران نے مزید علم دین حاصل کرنے کا جذبہ دلایا اور 30 دن کے مدنی قافلے میں سفر کا ذہن دیا میں نے بھی نیت کرلی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کرم سے 30 دن مدنی قافلے میں سفر کی سعادتیں پائیں اور اس کی برکت سے کئی سنّتیں سیکھ کر ان پر عمل بھی شروع کردیا، مدنی قافلے سے واپسی پر اپنے علاقے میں مدنی کاموں میں حصہ لینا شروع کردیا۔ تادمِ تحریر حلقہ مشاورت میں مدنی قافلہ ذمہ دار کی حیثیت سے دینِ متین کی خدمت میں کوشاں ہوں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿3﴾ بد مذہبیت سے توبہ کرلی

بابُ المدینہ (کراچی) کے علاقے کورنگی اڑھائی نمبر کے مقیم اسلامی بھائی کے بیان کالُبِّ لُباب ہے کہ دینی معلومات نہ ہونے کے باعث بد قسمتی سے میرا بدمذہبوں میں اٹھنا بیٹھنا تھا۔ ''صحبت اثر رکھتی ہے'' کے مصداق میں بھی بدمذہبوں کی صحبتِ بد کی وجہ سے عقائدِ اہلسنّت کے حوالے سے مختلف شیطانی وَساوِس کا شکار ہو گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ بھلا کرے دعوتِ اسلامی والوں کا کہ جن کی بدولت خوفِ خدا اور عشقِ مصطفےٰ کی دولت اور اولیائے کرام کی عقیدت نصیب ہوگئی۔ ہوا کچھ یوں کہ ایک بار خوش قسمتی سے بارہ ربیعُ الاول کی رات دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام ککری گراؤنڈ میں ہونے والے عظیم الشان اجتماعِ میلاد میں پہنچ گیا۔ یہاں کے پرکیف مناظر میں ہر طرف عشقِ سرکار کی جھلک، برقی بلبوں کی چمک، آمدِ سرکار کے نعروں کی چہک نے زمین وفلک کو دور تلک نورانی بنا دیا تھا۔ عشقِ مصطفےٰ کا ایسا ایمان افروز نظارہ میرے لئے بالکل نیا تھا، آج مجھے اپنی قسمت پر بہت رشک آیا، مسحُور کُن نعتوں کی آواز اور عاشقانِ رسول کے مَدَد بھرے انداز نے مجھے خوابِ غفلت سے بیدار کر دیا۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار** قادری رضوی دامت

بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ کے سنّتوں بھرے بیان نے میرے دل میں عشقِ رسول کا چراغ روشن کر دیا، میرے دل سے بد مذہبیت کا زنگ اترنے لگا اور عشقِ مصطفیٰ کا رنگ چڑھنے لگا۔ رقت انگیز دعا کے دوران میں نے بد مذہبیت سے توبہ کی اور اسی اجتماع میں شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ کے دستِ بابرکت پر بیعت ہوکر عطاری بن گیا اور دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوگیا۔ تادمِ تحریر اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ پابندی سے روزانہ صدائے مدینہ لگانے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿4﴾ سبز عمامہ کا تاج سجالیا

چونگی امر سدھو (مرکز الاولیاء لاہور) گلستان کالونی نمبر 2 کے مقیم اسلامی بھائی کے تحریری بیان کا لُبِّ لُباب ہے کہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستگی سے قبل میں گناہوں کی دلدل میں دھنسا ہوا تھا۔ اسکول کالج کے برے ماحول کی وجہ سے میرے شب و روز گناہوں میں بسر ہو رہے تھے، فیشن پرستی کی لت ایسی پڑی تھی کہ میں آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی محبت کی نشانی یعنی داڑھی منڈوا کر گندی نالی میں بہا دیا کرتا۔ الغرض میرے چاروں جانب غفلت کے گہرے سائے منڈلا رہے تھے پھر مجھ پر کرم ہوگیا سببِ کرم یہ ہوا کہ

میرے علاقے میں دعوتِ اسلامی سے وابستہ ایک اسلامی بھائی رہائش پذیر تھے، جب کبھی میری ان سے ملاقات ہوتی تو وہ مجھے دعوتِ اسلامی کے اجتماعات میں شرکت کا ذہن دیتے مگر میں ہر بار ہی ٹال دیا کرتا۔ مگر اس اسلامی بھائی نے ہمت نہیں ہاری اور مسلسل انفرادی کوشش جاری رکھی۔ 2007ء میں ماہِ مُقَدَّس ربیع الاول شریف اپنی آب وتاب سے کائنات کو منوّر کررہا تھا اوراس کی رحمتوں اور برکتوں سے بھرپور فضائیں ہر جانب اپنی برکتیں لٹا رہی تھیں۔ ایک دن وہ اسلامی بھائی میرے پاس آئے اور مجھے حضورِ اکرم، نورِ مجسّم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی ولادت مبارکہ کے سلسلے میں دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے اجتماعِ ذکرونعت میں شرکت کا ذہن دیا۔ آخرکار ان کی اس بار کی کوشش کامیاب رہی اور میں نے اجتماعِ ذکرونعت میں شرکت کی ہامی بھرلی۔ کرم بالائے کرم یہ ہوا کہ جشنِ ولادت کی ان خوشیوں سے بہرہ ور ہونے کے لئے ہم باب المدینہ کراچی آگئے۔ یہاں دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے دنیا کے سب سے بڑے اجتماعِ میلاد میں شرکت کی سعادت پائی۔ اس اجتماع میں نور والے مصطفٰی کی آمد کی خوشیوں اور شادمانیوں کا سماں ہی نرالا تھا۔ دلوں کو جلا بخشنے والی نعتوں اور مبلغِ دعوتِ اسلامی کے بیان اور خصوصاً صبحِ بہاراں کے نورانی وروحانی منظر نے میری زندگی میں مدنی انقلاب برپا کردیا۔ اور میرے دل میں دعوتِ اسلامی کی محبت گھر

کرگئی۔ عاشقانِ رسول کے ساتھ جشنِ آمدِ رسول کی خوشیاں منانے کے بعد ہم واپس لوٹ آئے۔ ایک دن میں نے خواب دیکھا کہ اپنے سر پر سبز عمامہ کا تاج سجا رکھا ہے۔ اگلے روز میں نے اپنا یہ خواب اپنے علاقے کی مسجد کے امام صاحب کو سنایا کیونکہ امام صاحب بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ تھے انہوں نے میرا خواب سننے کے بعد مجھے یہ ذہن دیا کہ اگر آپ نے خواب میں اپنے سر پر عمامہ شریف کا تاج سجا دیکھا ہے پھر تو آپ کو بیداری میں بھی عمامہ شریف کا تاج سجا لینا چاہیے پھر انہوں نے ہاتھوں ہاتھ اپنا عمامہ شریف میرے سر پر سجا دیا اور استقامت کی دعاؤں سے نوازا۔ اس کے بعد دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں میں شرکت اور مدنی قافلوں میں سفر کی برکت سے رفتہ رفتہ میں مدنی ماحول میں رنگتا چلا گیا بارہ دن اور تین تین دن کے مدنی قافلوں میں سفر کی سعادتیں پانے لگا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل، رسولِ اکرم عَلَیْہِ السَّلام کے لطف وکرم اور امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی نظرِ فیض اثر کی بدولت میں نے مدنی حلیہ اپنا لیا۔ اب سر پر سبز عمامہ شریف، چہرے پر داڑھی شریف اور بدن پر سفید مدنی لباس اپنی بہاریں لٹا رہا ہے۔ تادمِ تحریر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ حلقہ مشاورت میں شعبہ تعلیم اور تعویذاتِ عطاریہ کے ذمہ دار کی حیثیت سے دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کی ترویج واشاعت میں مصروف ہوں۔ امیرِ اہلسنّت کے طریقے پر عمل

کرتے ہوئے وصیت نامہ لکھ کر دعوتِ اسلامی کے ذمہ داران کو جمع کروا دیا ہے۔

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میرے گھر میں بھی کافی حد تک مدنی ماحول بن چکا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(5) فلموں کا جنونی

ضیاکوٹ (سیالکوٹ، پنجاب) کے علاقے مدینہ ٹاؤن رشید کالونی کے رہائش پذیر اسلامی بھائی نے اپنی داستانِ عشرت کے خاتمے کے اسباب کچھ یوں بیان فرمائے کہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں آنے سے پہلے میں گناہوں کے بوجھ تلے دبا ہوا تھا۔ ماں باپ کا اکلوتا تھا، ان کے لاڈ پیار کی وجہ سے میں بہت بگڑ گیا۔ بُرے دوستوں کی صحبت میں رہ کر آوارہ گردی کرتا۔ کرکٹ دیکھنے اور کھیلنے کا بے حد شوقین تھا۔ فلمیں دیکھنے کا تو جنون کی حد تک شوق تھا، جب بھی کوئی نئی فلم آتی اس کی اِسٹوری کوئی دوست سنانے لگتا تو نہ سنتا بلکہ وہی فلم دیکھنے سینما گھر پہنچ جاتا۔ اسی وجہ سے میری زندگی کے انمول ہیرے سینما گھر کی زینت بننے میں ہی صرف ہوتے۔ میری اس جنونی حالت کو دیکھ کر میرے دوست کہتے تھے کہ یہ تو سینما گھر میں ہی مرے گا۔ میرے اس پاگل پن کی یہی حد نہیں تھی بلکہ بعض اوقات اپنے اس شوقِ بد کی خاطر فلموں کی شوٹنگ دیکھنے بھی پہنچ جاتا۔ گانوں کا اس قدر رَسیا (شوقین) تھا کہ جو نئی فلم دیکھتا جب تک اس کے گانوں کی

کیسٹ لے نہ لیتا گھر نہ آتا۔ میری گناہوں بھری زندگی میں مدنی انقلاب کچھ اس طرح برپا ہوا کہ ایک سبز عمامے والے اسلامی بھائی نے مجھے شبِ معراج کے سلسلے میں دعوتِ اسلامی کے اجتماعِ ذکر و نعت میں شرکت کی دعوت دی۔ میں نے یہ سوچ کر ہاں کر دی کہ چلو وہاں شرارتوں اور ٹھٹھہ مسخری میں وقت پاس ہو جائے گا۔ چنانچہ یہی غرضِ فاسد لئے میں اپنے چند دوستوں کو ساتھ لے کر کینٹ کی حنفیہ غوثیہ مسجد میں جا پہنچا۔ اسی مسجد میں دعوتِ اسلامی کے تحت شبِ معراج کے اجتماعِ ذکر و نعت کا انعقاد کیا گیا تھا۔ اجتماع میں نعت خوانی کا سلسلہ جاری تھا۔ ایسی مقدس رات کہ جس میں ہمارے پیارے آقا و مولیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ملاقات و دیدارِ الٰہی کا شرف ملا کے تقدّس کا خیال کیے بغیر ہم سب دوست شیطان کے ہاتھوں کھلونا بنے اونچی اونچی آوازیں نکال کر نعت خوانی میں خلَل کا باعث بنتے رہے۔ ہماری مختلف آوازیں نکالنے کا یہ سلسلہ کافی دیر تک جاری رہا۔ پھر سنتوں بھرا بیان ہوا مگر ہم اپنی شرارتوں اور حرکتوں میں مشغول رہے۔ اس کے بعد تقریباً رات کے آخری پہروں میں جب نعت خوانوں نے مل کر یہ کلام مبارک پڑھا "شاہ دولہا بنا آج کی رات ہے" تو اس دوران محفل پر عجب سَماں طاری ہو گیا مجھ پر بھی اس کا اثر ہونے لگا اچانک اسی کلام کے دوران ایک اسلامی بھائی پر وجد کی کیفیت طاری ہو گئی اور وہ بے ہوش ہو گئے یہ منظر دیکھ کر میری تمام شرارتوں کا

نشہ ہرن (رفو چکر) ہوگیا، میرے دل میں ندامت کا احساس ہونے لگا، میرے ذہن میں یک لخت یہ احساس اجاگر ہوا کہ جن کے مریدوں کا یہ حال ہے کہ ثنائے مصطفیٰ سن کران پر وجد طاری ہوجاتا ہے تو ان کے پیر کا کیا عالم ہوگا۔ اس روحانی ووجدانی محفل نے میرے دل کی کالک دھوڈالی اور مجھے توبہ نصیب ہوگئی۔ اسی اجتماع میں شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے بیعت ہوکر عطاری بن گیا۔ شبِ معراج کے اس اجتماع کی برکت سے میں نے اپنے چہرے پر سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت کی نشانی داڑھی شریف سجالی، سر پر سبز عمامے کا تاج سجالیا اور مدنی ماحول میں استقامت پانے کے لئے ایک مدنی کام درسِ فیضانِ سنّت کی صورت میں شروع کردیا۔ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں سفر کی سعادت ملنے لگی، کل تک میں فلموں گانوں کا رَسیا تھا مگر آج امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی نگاہِ کرم سے نعت خوانی اور درس و بیان کی سعادتیں پارہا ہوں۔ تادمِ تحریر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ پاک صدیقی کابینہ کے نگران اور صدیقی کابینات کے قافلہ ذمہ دار کی حیثیت سے سنتوں کی دھومیں مچا رہا ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿6﴾ سارا گھرانا عطاری ہو گیا

اٹک (پنجاب، پاکستان) گلزار اسٹریٹ محلّہ امین آباد کے مقیم اسلامی

بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ میں نے جس گھرانے میں آنکھ کھولی بدقسمتی سے وہاں بد مذہبیت کا دور دورہ تھا۔ یہی وجہ تھی کہ میں اور میرے دو کزن اکثر بدمذہبوں کے ساتھ میل جول رکھتے تھے۔ایک مرتبہ دعوتِ اسلامی کے تحت مدینۃ الاولیاء ملتان میں ہونے والے بین الاقوامی سنّتوں بھرے اجتماع میں ہمارے علاقے سے کثیر اسلامی بھائی شرکت کی سعادت پانے جارہے تھے اوراس سلسلے میں پوری ٹرین بُک کرائی گئی تھی جس دن یہ سب روانہ ہوئے تو میں یہ مناظر اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا ہر طرف سبز سبز عماموں کی بہاریں، خوشبوؤں سے معطر فضائیں تھیں یہ منظر میری آنکھوں کو بہت بھایا اور میرے دل ودماغ میں نقش ہو گیا۔وقت گزرتا رہا اور شعبان المعظم کا مہینا تشریف لے آیا اسی دوران ہم تینوں نے شبِ براءت میں شب بیداری کا پروگرام بنایا اس سلسلے میں میرے ایک کزن نے جہاں ہم نماز پڑھنے جاتے تھے اس مسجد کے امام سے شب بیداری کے بارے میں پوچھا تو اس نے بات آئی گئی کردی۔اس پر میرے کزن کو بہت غصہ آیا اور وہ مسجد سے باہر آگئے، انہیں دعوتِ اسلامی کے شبِ براءت کے اجتماعِ ذکرونعت کے متعلق کچھ معلومات تھی، وہ کہنے لگے: اس بار ہم شب بیداری کے لئے دعوتِ اسلامی کے اجتماعِ ذکرونعت میں چلیں گے۔چونکہ میرے دل ودماغ میں تو پہلے ہی وہ عاشقانِ رسول کی اجتماع میں روانگی کا منظر نقش تھا اب مزید ان

کو قریب سے دیکھنے کا موقع تھا تو میں نے فوراً کہا: ٹھیک ہے ہم ضرور چلیں گے۔ میں نے بڑی مشکل سے اپنے گھر والوں کو راضی کیا اور یوں ہم تینوں شبِ براءت کے اجتماع میں جا پہنچے۔ میرے چچازاد بھائی نے جس طرح بتایا تھا میں نے اس سے کہیں بڑھ کر پایا۔ تلاوت و نعت شریف میں بڑا سرور و کیف ملا۔ سنتوں بھرے بیان نے تو میری روح کو تازگی عطا کر دی۔ جب رقت انگیز دعا ہوئی تو میرے دل سے بدمذہبیت کی کالک ڈھل گئی اور عشقِ مصطفٰی کی شمع روشن ہوگئی۔ میں نے سابقہ گناہوں سے توبہ کی اور دورانِ اجتماع ہی نیت کر لی کہ آخری دم تک اسی ماحول سے وابستہ رہوں گا۔ اب میں دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں میں حصّہ لینے لگا، مزید تربیت حاصل کرنے کے لئے رمضان شریف میں 10 روزہ اجتماعی اعتکاف میں بیٹھ گیا اور ہمیشہ کے لئے مدنی ماحول کے رنگ میں رنگ گیا۔ اب میں پابندی سے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں آنے جانے لگا، اسلامی بھائیوں کے ساتھ میرا اٹھنا بیٹھنا میرے خاندان والوں کو ایک آنکھ نہ بھایا اور انہوں نے میرے گھر والوں کے کان بھرنا شروع کر دیے کہ تمہارا بیٹا آج کل کہاں آ جا رہا ہے، اسے روکو کہیں بگڑ نہ جائے۔ اب کیا تھا گھر والوں نے مجھ پر سختیاں کرنا شروع کر دیں، رفتہ رفتہ نوبت یہاں تک آ پہنچی کہ میرا کھانا بند کر دیا جاتا اور مار پٹائی بھی کی جاتی۔ تقریباً 3 سال تک میں یہ تکلیفیں جھیلتا رہا اور

امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے خاموشی اپنائے رکھی۔ میں چھپ چھپا کر اسلامی بھائیوں سے ملاقات کرتا، حسبِ توفیق مدنی کام بھی کرتا اور ساتھ ہی کبھی کبھی گھر والوں پر بھی انفرادی کوشش کرتا رہتا۔ بالآخر تین سال تُند وتیز باتیں نرمی سے برداشت کرنا اور انفرادی کوشش جاری رکھنا یوں رنگ لایا کہ میرے گھر والوں میں کچھ نرمی آنے لگی اور میرے لئے راہیں ہموار ہونے لگیں جب میں نے محسوس کیا کہ اب گھر والے دعوتِ اسلامی سے کچھ کچھ متأثر ہونے لگے ہیں تو میں نے موقع غنیمت جانتے ہوئے ان سے اجازت لی اور دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ (کراچی) میں ہونے والے مُدَرِّس کورس میں داخلہ لے لیا۔ یہاں عاشقانِ رسول کی شفقتوں، محبتوں سے دل کو سکون ملا اور کثیر علمِ دین حاصل کر کے اپنے خالی دامن کو بھرا نیز یہاں عاشقانِ رسول کی صحبت میں رہ کر اپنے گھر والوں کی ہدایت کے لئے خوب خوب دعائیں کیں اور دیگر اسلامی بھائیوں سے بھی دعائیں کروائیں اور ساتھ ہی فون کے ذریعے گھر والوں پر انفرادی کوشش جاری رکھی اور مدنی انعام پر عمل کرتے ہوئے مکتوب لکھنے کا سلسلہ بھی رہا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مرشد کریم کے فیضان اور اس مدرس کورس کی برکت سے میرے سب گھر والے بد مذہبیت سے تائب ہو کر دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے بھی وابستہ ہو گئے اور امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ

العَالِیَہ سے بیعت ہوکر سلسلہ عالیہ قادریہ عطاریہ میں بھی داخل ہو گئے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میرے ایک بھائی جامعۃ المدینہ سے عالم کا کورس مکمل کر کے فارِغُ التَّحصِیل ہو چکے ہیں جبکہ دوسرے بھائی نے مدرسۃ المدینہ سے حافظِ قرآن بننے کی سعادت حاصل کی ہے نیز ایک بہن بھی عالمہ کورس کر کے علاقے میں ایک مُبَلِّغَہ کی حیثیت سے دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں میں مصروفِ عمل ہیں اور تا دمِ تحریر میں تعویذاتِ عطاریہ کے بستہ ذمہ دار کی حیثیت سے مدنی کاموں کی دھومیں مچانے میں مصروف ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

7 ڈانسر، امام کیسے بنا؟

مرکز الاولیاء لاہور کے علاقے نیشنل ٹاؤن سانده روڈ کے مقیم اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے کہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی بہاریں میسر آنے سے پہلے میں گناہوں کے دلدل میں دھنسا ہوا تھا۔ میں ایک قدرے ماڈرن گھرانے سے تعلق رکھتا تھا اسی وجہ سے فیشن پرستی میرا پسندیدہ مشغلہ تھا۔ چھوٹی عمر سے ہی گانے سننے کا جنون کی حد تک شوق تھا۔ بچپن سے ہی ڈانس کرتا تھا اور شادی بیاہ کے فنکشنوں میں خوب ناچ کر طوفان برپا کرتا، اسی وجہ سے میں اپنے علاقے میں ڈانسر مشہور تھا۔ الغرض میری زندگی کے شب و روز

غفلت میں بسر ہو رہے تھے۔ میری سعادتوں کی معراج کا سفر کچھ یوں شروع ہوا کہ 1998ء کے رمضان المبارک میں میں نے پانچوں نمازیں تراویح سمیت باجماعت ادا کیں میری والدہ نے کہا اگر تم اسی طرح نمازی بن جاؤ تو کتنا اچھا ہے۔ اب میں مسجد میں آنے جانے لگا۔ اسی دوران 1999ء میں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ایک اسلامی بھائی نے مجھے بابا گراؤنڈ اسلام پورہ میں دعوتِ اسلامی کے تحت عید میلادالنبی کے سلسلے میں ہونے والے اجتماعِ میلاد کی دعوت پیش کی۔ خوش قسمتی سے مجھے بھی اس اجتماعِ میلاد میں شرکت کی سعادت نصیب ہوئی۔ جب میں نے دعوتِ اسلامی کے عاشقانِ رسول کے اس منفرد انداز میں آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا جشنِ ولادت منانے کا طریقہ دیکھا تو میرے دل کی دنیا زیر و زبر ہوگئی اور میں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوگیا۔ مدنی ماحول کی برکت سے نیکی کی دعوت عام کرنے اور علمِ دین سیکھنے کی غرض سے میں نے یکمشت 12 ماہ کے مدنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصل کر لینے کے بعد مزید چار ماہ کے مدنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصل کی۔ عمرکوٹ باب الاسلام سندھ میں دورانِ مدنی قافلہ ایک غیر مسلم کو مسلمان کرنے کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔ مدنی قافلوں میں سفر کی برکت سے علمِ دین کا شوق پیدا ہوا اور میں نے عالم کورس کے لئے دعوتِ اسلامی کے جامعۃ المدینہ میں

داخلہ لے لیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تادمِ تحریر 2014ء میں ڈویژن مشاورت کے رکن کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی کے جامعۃُ المدینہ میں درسِ نظامی (عالم کورس) کے درجہ سادسہ میں پڑھ رہا ہوں نیز ایک مسجد میں امامت کے فرائض بھی سرانجام دے رہا ہوں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

(8) سنتوں کا آئینہ دار بن گیا

سردار آباد (فیصل آباد) کی گلستان کالونی کے مقیم اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں آنے سے قبل میرے شب و روز گناہوں بھری زندگی میں بسر ہو رہے تھے۔ فلمیں ڈرامے دیکھنا، داڑھی شریف منڈوانا میرے معمولات میں شامل تھا۔ جب میں گناہ کر کر کے تھک گیا تو ایک دن رو رو کر اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے دُعا مانگی مولا! مجھے نیک بنا دے۔ میرے رب عَزَّوَجَلَّ نے کرم فرمایا اور مجھے راہِ ہدایت عطا فرمائی، میری خزاں رسیدہ زندگی میں بہار کچھ اس طرح آئی کہ سبز عمامے کا تاج سجائے ایک اسلامی بھائی نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے مجھے دعوتِ اسلامی کے تحت بسلسلہ شبِ براءت دھوبی گھاٹ گراؤنڈ سردار آباد میں ہونے والے سنّتوں بھرے اجتماع کی دعوت دی۔ ان کے شفقت و محبت بھرے انداز گفتگو سے میں بہت متاثر ہوا اور ان کے

ہمراہ اجتماع میں شرکت کی سعادت حاصل کی۔ وہاں بانیٔ دعوتِ اسلامی، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابوبلال **محمد الیاس عطار** قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَه کا سنّتوں بھرا بیان سنا، بیان کے الفاظ تاثیر کا تیر بن کر میرے دل میں پیوست ہوگئے اور میری زندگی میں مدنی انقلاب برپا ہوگیا۔ اسی اجتماع میں آپ کے دستِ مبارک پر بیعت ہوکر سرکار غوث پاک عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الرَّزَّاق کے غلاموں میں شامل ہوگیا۔ اس کے بعد ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں آنے جانے لگا جس کی برکت سے رفتہ رفتہ میں شاہراہِ سنّت پر گامزن ہوگیا اور سنّتوں کا آئینہ دار بن گیا۔ تادمِ تحریر اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ میں ڈویژن مشاورت کے ذمہ دار کی حیثیت سے دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کی دھومیں مچانے میں مصروف ہوں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰهُ تعالٰی علٰی محمَّد

(9) بد مذہبوں سے جان چھوٹ گئی

حیدر آباد (باب الاسلام سندھ) کے علاقے پھُلیلی پریٹ آباد کے رہائشی اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ میں نے جس گھرانے میں آنکھ کھولی وہ بد مذہبیت کی طرف مائل تھا اس ماحول کا برا اثر مجھ پر بھی پڑا اور میں بھی بدمذہبوں کی صحبت میں بیٹھنے لگا۔ میرے ایک کزن (جو باب المدینہ کراچی میں رہتے ہیں اور دعوتِ اسلامی کے مشکبار مدنی ماحول سے وابستہ ہیں) انہوں نے مجھ پر انفرادی

کوشش کرتے ہوئے دعوتِ اسلامی کے ربیع الاول شریف کے سلسلے میں ہونے والے اجتماعِ میلاد میں شرکت کی دعوت دی تو میں ان کے ساتھ باب المدینہ کراچی روانہ ہوگیا اور اجتماعِ میلاد میں شریک ہوا یہاں ہر طرف عاشقانِ رسول کا جمِّ غَفیر دیکھ کر میری آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ اس کے بعد بانیِ دعوتِ اسلامی، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِيَه کا سنّتوں بھرا بیان سنا جسے سن کر میرے دل سے بدعقیدگی کے خار نکل گئے اور خوش عقیدگی کی بہار آگئی اسی محفل میں ہاتھوں ہاتھ میں نے بدعقیدگی سے توبہ کی اور امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِيَه کے دستِ مبارک پر بیعت ہو کر سرکارِ غوثِ اعظم عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْاَكْرَم کے غلاموں میں شامل ہوگیا۔ اپنے چہرے کو آقا صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی محبت کی نشانی داڑھی سے منوّر کر لیا اور سر پر سبز سبز عمامہ شریف کا تاج اور سفید مدنی لباس زیبِ تن کر لیا۔ تادمِ تحریر اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ مدنی انعامات کے ذمہ دار کی حیثیت سے نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے میں مصروف ہوں۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللهُ تعالٰی علٰی محمّد

﴿10﴾ دنیا کی رنگینیوں سے چھٹکارا مل گیا

ملیر (باب المدینہ کراچی) کے علاقے غازی ٹاؤن میں رہائش پذیر اسلامی بھائی کے تحریری بیان کا خلاصہ ہے کہ مدنی ماحول سے وابستگی سے پہلے میں

گناہوں کے تاریک غار میں اپنی زندگی گزار رہا تھا۔ دنیا کی رنگینیوں میں مست رہتا، بری صحبت کے باعث ہر وقت برے کاموں میں لگا رہتا، دین سے دوری کے باعث مَعَاذَ اللّٰہ میں نماز تو بالکل ہی نہیں پڑھتا تھا۔ طبیعت میں شوخی تھی اسی وجہ سے بڑوں کی عزت کا پاس کئے بغیر جو جی میں آتا کہہ ڈالتا، بات بات پر لوگوں سے جھگڑا مول لیتا، والدین کی حکم عدولی کرکے ان کی ناراضی کا باعث بنتا۔ نیز بے روزگاری کے باعث مسائل و پریشانیوں نے گھیرا ہوا تھا۔ بسا اوقات اپنی زندگی سے تنگ آکر اَول فَول بکنا شروع کر دیتا تھا۔ بات بات پر گھر میں طوفان برپا کر دینا میری عادت میں شامل تھا۔ میری خزاں رسیدہ زندگی میں خوش نصیبی کی کرنیں کچھ اس طرح پھوٹیں کہ پہلے میں کوئٹہ میں رہا کرتا تھا، بعض وجوہات کی بنا پر میں نے باب المدینہ کراچی میں رہائش اختیار کر لی۔ خوش قسمتی سے میں نے جہاں مکان لیا تھا اس محلّہ میں دعوتِ اسلامی والے کچھ اسلامی بھائی بھی رہتے تھے۔ ان میں سے ایک اسلامی بھائی نے مجھ پر انفرادی کوشش کرتے ہوئے ابتداً نماز کی دعوت پیش کی چنانچہ میں کبھی کبھار نماز پڑھ لیا کرتا تھا مگر باقی معاملات وہی غفلتوں اور گناہوں سے بھرپور تھے اسی دوران سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادتِ باسعادت کا بابرکت مہینا ربیع الاول تشریف لے آیا، خاص کر بارہویں شب وہی اسلامی بھائی میرے پاس تشریف لے آئے اور مجھے دعوتِ اسلامی

کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی میں ہونے والے اجتماعِ میلاد میں شرکت کی نہ صرف زبانی دعوت دی بلکہ عملی طور پر مجھے ساتھ بھی لے گئے۔اس اجتماع میں آنا میری زندگی کے ایک سنہرے باب کے آغاز کا سبب بن گیا۔ اجتماع میں پڑھی جانے والی نعتوں نے میری گناہوں سے بھرپور زندگی کو بدلنا شروع کر دیا۔ میرے قلب و ذہن میں سوز و گداز کی عجیب کیفیت پیدا ہوگئی خوشی اور مسرت سے میں بھی جھوم جھوم کر مرحبا یا مصطفٰی کہنے لگا اور بانیِ دعوتِ اسلامی، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار** قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عشقِ مصطفٰی کی چاشنی سے لبریز بیان سن کر میرے دل میں محبتِ مصطفٰی کی شمع فروزاں ہوگئی اس کے بعد ذکر و دعا سے میرے دل کی دنیا زیر و زبر ہوگئی، میں نے صدقِ دل سے توبہ کی اور فیصلہ کیا کہ اب ساری زندگی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں ہی گزارنی ہے۔رات بھر آقا عَلَیْہِ السَّلام کی ولادت کی خوشیاں منانے کے بعد جب گھر پہنچا تو میری حالت بدل چکی تھی اگلے روز روزہ رکھنے کی سعادت پائی اور نمازوں کی پابندی شروع کر دی۔ پھر جب جمعرات آئی تو میں ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں حاضر ہوگیا وہاں دینِ متین کی سربلندی کی خاطر راہِ خدا کا سفر اختیار کرنے والوں کے فضائل سننے کے بعد میں نے بھی اگلے روز 3 دن کے مدنی قافلہ کا زادِ راہ لیا اور سنّتیں سیکھنے کی

خاطر راہِ خدا کا مسافر بن گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کو اپنانے کے بعد میرے بہت سارے مسائل حل ہو چکے ہیں۔ نیز اب میرے گھر میں شادمانی اور خوشحالی کا وہ سماں ہے جو پہلے نہیں تھا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿11﴾ آوارہ گرد نوجوان

ضلع شیخوپورہ (پنجاب، پاکستان) محلّہ شمس آباد کے مقیم اسلامی بھائی کا تحریری بیان نوک پلک سنوارنے کے بعد پیشِ خدمت ہے چنانچہ ان کا بیان کچھ یوں ہے کہ مدنی ماحول سے وابستہ ہونے سے قبل میں پینٹ شرٹ میں کسا کسایا ایک آوارہ گرد نوجوان تھا۔ مَعَاذَاللہ نماز جیسے اہم فرض کی ادائیگی سے غافل تھا۔ میں اس بات کو بھی بھلا چکا تھا کہ کل بروزِ قیامت سب سے پہلے نماز کا حساب دینا ہے اگر نمازیں قضا کرنے کے سبب جہنم کا حکم سنا دیا گیا تو میرا کیا بنے گا؟ میں جہنم کی بھڑکتی آگ اور سانپ بچھوؤں کے ڈنک کسی طرح بھی برداشت نہ کرسکوں گا۔ الغرض ہر وقت دنیا دنیا اور صرف دنیا ہی کی فکر دامن گیر تھی۔ یہی وجہ تھی کہ دنیاوی علوم وفنون سیکھنے میں تو 23 سال صرف کئے مگر افسوس فرائض و واجبات اور سنّتیں سیکھنے کے لئے ایک دن بھی نہ نکال سکا۔ یہی وجہ تھی کہ وضو بھی ٹھیک سے نہیں کرنا آتا تھا۔ ''نماز کے احکام'' کے بارے میں بھی کوئی خاص معلومات نہ تھی۔ افسوس میں نے دنیاوی علوم وفنون تو سیکھے مگر اپنی قبرو

آخرت کو سنوارنے کی بالکل فکر نہ کی۔ یہ سوچ کر دل کانپ اٹھتا ہے کہ اگر اسی حالت میں مرجاتا تو آقا صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں کس منہ سے حاضر ہوتا۔ وہ تو اللہ بھلا کرے دعوتِ اسلامی والوں کا کہ اس پُرفتن دور میں عاشقانِ رسول کی صحبت میسر آگئی ورنہ پچھتاوے کے سوا کچھ ہاتھ نہ آتا۔ خوش قسمتی سے مجھے دعوتِ اسلامی کے تحت 2009ء کے شبِ براءت کے روح پرور سنّتوں بھرے اجتماعِ ذکر و نعت میں شرکت کی سعادت مل گئی۔ یہاں ہونے والی پُرسوز نعت خوانی نے مجھے بہت متاثر کیا۔ موت اور قبر کے ہولناک مناظر پر مبنی سنّتوں بھرے بیان نے دل کی دنیا میں شرم و ندامت کا احساس پیدا کر دیا۔ میں نے اسی وقت اپنے گناہوں سے توبہ کی اور بقیہ زندگی اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی عبادت اور اس کے پیارے محبوب صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم کی پیاری پیاری سنّتوں پر عمل کرتے ہوئے بسر کرنے کا ارادہ کر لیا اور نیکیوں پر استقامت پانے کے لیے دعوتِ اسلامی کا دامن تھام لیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تادمِ تحریر دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کی ترقی و عروج کے لیے اپنی خدمات سرانجام دینے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اہلسنّت پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿12﴾ نورانی مخلوق کا نزول

بابُ المدینہ (کراچی) کے علاقہ بلدیہ ٹاؤن کے مقیم اسلامی بھائی کے

بیان کا خلاصہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کروڑہا کروڑ احسان کہ جس نے اس پُرفتن دور میں کہ جب ہر طرف گناہوں کی یلغار، فیشن پرستی کی بھرمار اور مسلمانوں کی اکثریت بے عملی کا شکار ہے ایسے حالات میں مجھے دعوتِ اسلامی کا سنّتوں بھرا مشکبار مدنی ماحول عطا فرمایا۔ جس کی پُرنور فضاؤں میں آکر میری آنکھیں کُھلیں کہ میں تو آج تک بربادئ آخرت کا سامان خریدتا رہا۔ میں نے قرآن مجید تو پڑھ رکھا تھا مگر تلفظ کی درستی اور صحیح مخارج سے ادائیگی کا کوئی خاص خیال نہیں کرتا تھا مگر جب دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوا تو مجھے اپنی تلاوت میں بہت ساری غلطیوں کا احساس ہوا۔ چنانچہ میں نے اپنے علاقے کی مسجد میں دعوتِ اسلامی کے تحت عشاء کی نماز کے بعد لگنے والے مدرسۃ المدینہ بالغان میں داخلہ لیا اور اپنی غلطیوں کا اِزالہ شروع کردیا جوں جوں وقت گزرتا گیا میری تلاوت میں بہتری آتی گئی۔ اسی دوران اسلامی بھائیوں کی محبتوں اور شفقتوں سے متأثر ہو کر میں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے قریب ہوتا گیا اور اپنی قبر و آخرت کی بہتری کے لیے عاشقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلے میں راہِ خدا کا مسافر بن کر ڈھیروں برکتیں اپنے دامن میں سمیٹنے لگا۔ پھر خوش قسمتی سے یکم رمضان المبارک کو شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا بیان سننے کا موقع ملا جس سے میری زندگی کا رخ ہی بدل گیا۔ رمضان المبارک کے پرنور مہینے میں جُمُعَۃُ الوَداع کے دن دُعا کی یَارَبَّ العَالَمِین میں غریب ہوں میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ میں خانہ کعبہ کا

دیدار اور میٹھے مصطفٰے صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے روضہ کی زیارت کا مشتاق ہوں۔یااللہ عَزَّوَجَلَّ تو مُسَبِّبُ الْاَسْبَاب ہے میرے لیے اسباب پیدا فرما۔اس دعا کی مجھے کچھ یوں برکتیں ملیں کہ 27 رمضان المبارک 2006 کی شب عالمی مدنی مرکز فیضان مدینہ میں نمازِ تہجد کی سعادت حاصل ہوئی جس کے بعد اچانک مجھ پر غنودگی طاری ہوگئی اور آنکھوں کے سامنے ایک روح پرور نظارہ آگیا، کیا دیکھتا ہوں کہ آسمان سے فیضانِ مدینہ میں ایک نورانی مخلوق کا نزول ہو رہا ہے میں اس نورانی منظر کو دیکھنے میں گم تھا کہ اسی دوران انہوں نے کچھ نام لکھنا شروع کیے اور سر فہرست مجھ گنہگار کا نام لکھا۔اس کے بعد ایک پرچی لکھ کر سبز عمامے والے اسلامی بھائی کو دی اور کہا کہ آج لَیْلَۃُ الْقَدْر ہے لوگوں سے کہو کہ وہ اسے غفلت میں نہ گزاریں۔پھر میری آنکھ کھل گئی میں بہت خوش تھا اور خواب کا روح پرور منظر میری آنکھوں میں گھوم رہا تھا۔ایسا ایمان افروز خواب دیکھ کر دعوتِ اسلامی کی محبت و عقیدت دل میں مزید گھر کر گئی۔کرم بالائے کرم یہ کہ فیضان مدینہ کی پرنور فضاؤں میں مانگی جانے والی دعا کی برکت سے 17 اپریل 2008ء کو حرمین طیبین کا مسافر بن گیا جہاں اپنی گنہگار آنکھوں سے پیارا پیارا کعبہ اور میٹھا میٹھا نورانی سبز سبز گنبد دیکھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے سنّتوں بھرے اجتماعات میں مانگی جانے والی دعائیں مقبول ہوتی ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

آپ بھی مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوجایئے

خربوزے کو دیکھ کر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے، تِل کو گلاب کے پھول میں رکھ دو تو اُس کی صُحبت میں رَہ کر گلابی ہو جاتا ہے۔ اِسی طرح تبلیغِ قران و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہوکر عاشقانِ رسول کی صُحبت میں رہنے والا بے وَقعت پتھر بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ اوراس کے رسول صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مہربانی سے انمول ہیرا بن جاتا، خوب جگمگاتا اور ایسی شان سے پیکِ اَجَل کو لَبَّیک کہتا ہے کہ دیکھنے سننے والا اس پر رَشک کرتا اور ایسی ہی موت کی آرزو کرنے لگتا ہے۔ آپ بھی تبلیغِ قران و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے۔ اپنے شہر میں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار **سنّتوں بھرے اِجتماع** میں شرکت اور راہِ خدا میں سفر کرنے والے عاشقانِ رسول کے **مَدَنی قافلوں** میں سفر کیجئے اور شیخِ طریقت **امیرِ اہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ **مَدَنی انعامات** پر عمل کیجئے، اِن شآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو دونوں جہاں کی ڈھیروں بھلائیاں نصیب ہونگی۔

مقبول جہاں بھر میں ہو دعوتِ اسلامی
صدقہ تجھے اے ربِّ غفّار مدینے کا

غور سے پڑھ کر یہ فارم پُر کر کے تفصیل لکھ دیجئے

جواسلامی بھائی فیضانِ سنّت یا امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دیگر کُتُب و رسائل سن یا پڑھ کر، بیان کی کیسٹ سن کر یا ہفتہ وار، صوبائی و بَینَ الاقوامی اجتماعات میں شرکت یا مَدَنی قافلوں میں سفر یا دعوتِ اسلامی کے کسی بھی مَدَنی کام میں شمولیت کی بَرَکت سے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوئے، زندگی میں مَدَنی انقلاب برپا ہوا، نمازی بن گئے، داڑھی، عمامہ وغیرہ سج گیا، آپ کو یا کسی عزیز کو حیرت انگیز طور پر صحت ملی، پریشانی دُور ہوئی، یا مرتے وقت کَلِمَۂ طَیِّبَہ نصیب ہوا یا اچھی حالت میں رُوح قبض ہوئی، مرحوم کو اچھی حالت میں خواب میں دیکھا، بشارت وغیرہ ہوئی یا تعویذاتِ عطاریہ کے ذریعے آفات و بلیّات سے نَجات ملی ہو تو ہاتھوں ہاتھ اس فارم کو پُر کر دیجئے اور ایک صفحے پر واقعہ کی تفصیل لکھ کر اس پتے پر بھجوا کر احسان فرمائیے "مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ" عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پُرانی سبزی منڈی بابُ المدینہ کراچی۔"

نام مع ولدیت: ______ عُمر ____ رُکن سے مرید یا طالب ہیں ______ خط ملنے کا پتا ______

فون نمبر (مع کوڈ): ______ ای میل ایڈریس ______

انقلابی کیسٹ یا رسالہ کا نام: ______ سننے، پڑھنے یا واقعہ رونما ہونے کی تاریخ مہینہ / سال: ______ کتنے دن کے مدنی قافلے میں سفر کیا: ____ موجودہ تنظیمی ذمہ داری ______ مندرجہ بالا ذرائع سے جو بَرَکتیں حاصل ہوئیں، فُلاں فُلاں برائی چھوٹی وہ تفصیلاً اور پہلے کے عمل کی کیفیت (اگر عبرت کے لیے لکھنا چاہیں) مثلاً فیشن پرستی، ڈکیتی وغیرہ اور امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ذاتِ مبارکہ سے ظاہر ہونے والی بَرَکات و کرامات کے "ایمان افروز واقعات" مقام و تاریخ کے ساتھ ایک صفحے پر تفصیلاً تحریر فرما دیجئے۔

مَدَنی مشورہ

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ دورِ حاضر کی وہ یگانۂ روزگار ہستی ہیں کہ جن سے شرفِ بیعت کی بَرَکت سے لاکھوں مسلمان گناہوں بھری زندگی سے تائب ہوکر **اللّٰہُ** رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ کے اَحکام اور اُس کے پیارے حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی سُنّتوں کے مُطابِق پُرسکون زندگی بسر کر رہے ہیں۔ خیر خواہیٔ مسلم کے مُقدّس جذبہ کے تحت ہمارا **مَدَنی مشورہ** ہے کہ اگر آپ ابھی تک کسی جامع شرائط پیر صاحب سے بَیعت نہیں ہوئے تو شیخِ طریقت، **امیرِ اہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے فُیُوض و بَرَکات سے مُستَفِیض ہونے کے لیے ان سے **بَیعت** ہوجائیے۔ اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دُنیا و آخرت میں کامیابی و سرخروئی نصیب ہوگی۔

مُرید بننے کا طریقہ

اگر آپ مُرید بننا چاہتے ہیں، تو اپنا اور جن کو مُرید یا طالب بنوانا چاہتے ہیں ان کا نام نیچے ترتیب وار مع ولدیت و عمر لکھ کر "**مکتب مجلس مکتوبات و تعویذاتِ عطاریہ، عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کراچی)**" کے پتے پر روانہ فرمادیں، تو اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ انہیں بھی سلسلہ قادریہ رضویہ عطاریہ میں داخل کر لیا جائے گا۔ (پتا انگریزی کے کیپٹل حروف میں لکھیں)

E.Mail : Attar@dawateislami.net

﴿۱﴾ نام و پتا بال پین سے اور بالکل صاف لکھیں، غیر مشہور نام یا الفاظ پر لازماً اِعراب لگائیں۔ اگر تمام ناموں کیلئے ایک ہی پتا کافی ہو تو دوسرا پتا لکھنے کی حاجت نہیں۔ ﴿۲﴾ ایڈریس میں مَحرم یا سرپرست کا نام ضرور لکھیں ﴿۳﴾ الگ الگ مکتوبات منگوانے کیلئے جوابی لفافے ساتھ ضرور اِرسال فرمائیں۔

نمبر شمار	نام	مرد / عورت	بن / بنت	باپ کا نام	عمر	مکمل ایڈریس

مَدَنی مشورہ: اس فارم کو محفوظ کرلیں اور اس کی مزید کاپیاں کروالیں۔

اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ

بڑی راتوں کے اجتماعِ ذکر ونعت کی مدنی بہاریں

حصہ 4

ندامت کے آنسو

عنقریب پیش کیا جائے گا۔

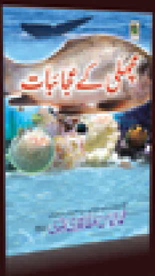

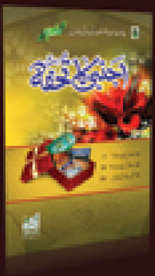

MC 1288

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +923 111 25 26 92 Ext: 1284
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net